السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قراءت وتلاوت قرآن مجید میں شارع کی جانب سے کوئی حد مقرر ہے یا قاری کی قوت شوق پر موقوف ہے جیساکہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ وابن حجر وغیرہما شراح محدثین رحمہم اللہ لکھتے ہیں۔ اگر کوئی حد مقرر ہے جیساکہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے جو صحاح وسنن میں علی اختلاف الرواۃ اعلی مدت ایک ماہ واقل مدت تین روز بعض محدثین نے سمجھا ہے تو بنا بریں کوئی کم وبیش میں اس سے ختم کرے تو وہ حد شارع سے تجاوز کرنے والا ہے یا نہیں اور جو حد شارع سے تجاوز کرے وہ عند الشارع مذموم اور بدعت وناجائز ہوگا یا نہیں زید کہتا ہے کہ اس میں حد ومدت مقرر نہیں ہے۔ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طاقت بموجب وہ تعلیم تھی اس کے بعض طرق میں صرف تین روز سے کم کے پڑھنے میں عدم فہم کی تصریح ہے نہ عدم جواز تلاوت کی کیونکہ مہم معانی کے ساتھ قراءت مشروط نہیں ورنہ یہ تعلیم ناظرہ خوانی وحفاظ کی ناجائز ٹھہرے گی علاوہ بریں ایک جماعت اکابرین صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین جن میں بعض خلفائے راشدین رضوان اللہ عنھم اجمعین مثل حضرت عثمان وعلی وعبداللہ بن زبیر بھی ہیں وایک جماعت تابعین رحمۃ اللہ علیہ، وتبع تابعین رضی اللہ عنہم سے ایک ایک دن میں متعدد ختم کی روایات صحیحہ قیام اللیل محمد بن نصر مروزی وطحاوی واسد الغابہ واصابہ فی تمیز الصحابہ وغیرہا میں مذکور ہیں پھر جو امر سلف صالحین سے باتفاق کثرۃ ثابت ہو وہ بدعت وناجائز کیسے ہوگا امید کہ جواب مختصر محقق سے سرفراز فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ حدیث شریف سے تعیین وتحدید تلاوت قرآن مجید کی معلوم نہیں ہوتی اور آنحضرت کا فرمانا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین دن سے کم میں نہیں پڑھ سکے دو وجہ تھیں۔ ولا تقدیر سہ یوم کی ان کی قوت وطاقت کے حسب حال تھی یعنی آپ نے ان میں اسی قدر طاقت لسانی وقوت جسمانی معلوم فرمائی تھی کہ تین روز میں بلا تعب وصعب تمام کرلیں گے۔ اس لیے آپ نے ان کو تین ہی دن میں قرآن مجید تمام کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ ثانیاً آپ اس عمل کو بہت پسند فرماتے تھے کہ جس پر مداومت ہوسکے اور اس قدر مداومت کرنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ممکن جانتے تھے لہذا تین دن کی اجازت دی پس یہ حدیث تعین پر نہیں دلالت کرتی تو جو لوگ ایک دن یا کم وبیش میں مع حفظ رعائیت ترتیل نہ جیسا کہ فی زماننا مروج ہے کہ سوائے یعلمون تعلمون کے دوسرے الفاظ معلوم نہ ہوں ختم کریں۔ حد شارع سے نہیں متجاوز ہوں گے۔ لیکن تین روز میں ختم کرنا ادلے وافضل ہے۔

(سید محمد نذیر حسین۔ 21 شوال سن 1318 ہجری) (سید محمد نذیر حسین)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نذیریہ

جلد: 2، کتاب الاذکار والدعوات والقراءۃ: صفحہ: 10

محدث فتویٰ